Muhammad Ahmad ... BULL-WASIH QADIAN-143516, Distt. Gurdaspur, Punjab, India

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ـ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP — 3.

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

شمارہ ۲۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN - 143516

۱۳ر رمضان ۱۴۰۱ھ ـ ۱۶ر وفاء ۱۳۶۰ ہش ـ ۱۶ر جولائی ۱۹۸۱ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۳ر وفاء (جولائی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں الفضل مجریہ ۲ جولائی ۱۹۸۱ء کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰ر جون ۱۹۸۱ء کو اسلام آباد سے بخیریت ربوہ تشریف لے آئے۔ نیز حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب کرام اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۳ر وفاء (جولائی) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ البتہ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کے بائیں گھٹنے میں بدستور آرتھرائٹس کی تکلیف چل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحظہ حافظ و ناصر رہے اور کامل و عاجل شفایابی عطا فرمائے۔ آمین۔

★ — مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

مجلس خدام الاحمدیہ ٹورانٹو کینیڈا کا پہلا کامیاب سالانہ اجتماع

تربیتی تقاریر، مختلف ورزشی و علمی مقابلہ جات

رپورٹ مرسلہ محترم مولانا منیر الدین صاحب شمس امیر و مشنری انچارج کینیڈا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ ٹورانٹو کا پہلا سالانہ اجتماع ۱۴۔۱۵ر مارچ کو "بیت العافیت" مشن ہاؤس میں منعقد ہوا۔ جس میں خدام نے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ شام کے وقت قریباً ۳۵ خدام حاضر تھے۔ مختلف کھیلوں کے مقابلہ جات رات سے ہی شروع ہو گئے تھے۔ رات کو قریباً ۱۵ خدام مشن ہاؤس میں ہی سوئے۔ نماز تہجد باجماعت پڑھی گئی جس میں چار مزید دوست شامل ہونے کے لئے صبح آئے۔ نماز تہجد خاکسار نے پڑھائی۔ بعد نماز فجر قرآن کریم کا درس دیا۔ جس میں سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے منافقین کے گروہ سے ہمیشہ ہوشیار رہنے اور مومنین کے گروہ میں ہمیشہ شامل رہنے کی توفیق ملنے کی دعا کرتے رہنے کی تلقین کی۔ خاکسار کے بعد مکرم محمد یوسف خان صاحب ... نے درس حدیث دیا۔ اور دوستوں کو یہ تلقین کی کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی عظمت و اہمیت کو پہچانیں۔ اور قدر کریں۔ اس کے بعد تمام خدام نے انفرادی طور پر تلاوت قرآن کریم کی۔ جس کے بعد کچھ دیر کے لئے آرام کیا گیا۔ سب دوستوں کو ناشتہ یہیں کرایا گیا۔

پہلا اجلاس

دس بجے صبح باقاعدہ طور پر پہلا اجلاس خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم خالد اقبال قریشی صاحب نے کی۔ خاکسار کے ساتھ سب خدام نے مل کر خدام الاحمدیہ کا عہد دوہرایا۔ عہد کے بعد نظم مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ نیشنل قائد خدام الاحمدیہ مکرم عبد الوحید خان صاحب نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ سال نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ دورہ پر کینیڈا تشریف لائے تو آپ نے کینیڈا کے لئے خدام کی مجلس عاملہ نامزد کی تھی۔ اب ٹورانٹو کی مجلس سب سے سبقت لے گئی ہے کیونکہ وہ اپنا سب سے پہلا اجتماع منعقد کر رہی ہے۔ اسی طرح آپ نے خدام کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے جو دو مساجد بنائی جا رہی ہیں ان فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ بعدہٗ خاکسار نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے دوستوں کو اجتماع کی غرض و غایت بتائی کہ اس طرح آپس میں پیار و محبت بڑھتا ہے اور ایک دوسرے سے نیکیوں اور اچھی باتوں میں سبقت لے جانے کی روح پیدا ہوتی ہے۔ خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"۔ اس لئے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری آئندہ نسلیں اور قوم اصلاح یافتہ ہو تو اس کے لئے ہمیں اپنے آپ کو درست کرنا ہوگا۔ بعدہٗ خاکسار نے کہا کہ پیشگوئی کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کام خدا تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرنا تھا اس لئے ہم بھی آج اس اجتماع کا افتتاح بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ شروع کرتے ہیں۔ اس کے بعد خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی۔

اس کے بعد ٹیبل ٹینس اور کیرم بورڈ کے مقابلہ جات میں فائنل میچ ہوئے۔ علاوہ ازیں مشاہدہ و معائنہ، پیغام رسانی اور کلائی پکڑنے کے مقابلہ جات بھی ہوئے۔ نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں۔ تمام حاضر احباب و خدام کی خدمت میں کھانا

(باقی صفحہ ۵ پر)

ہفت روزہ بدر قادیان

ہر احمدی اپنے دل کی گہرائیوں میں قادیان دار الامان سے گہری محبت اور عقیدت کے جذبات رکھتا ہے۔ اور ہمیشہ اس کی یہ خواہش رہتی ہے کہ وہ اپنے محبوب روحانی مرکز سے قریب اور اس کے حالات سے باخبر رہے۔ ہفت روزہ "بدر" سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی روحانی مرکز سے شائع ہونے والا واحد تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان ہے جو عرصہ قریباً تیس سال سے مرکز احمدیت اور افراد جماعت کے درمیان ایک مستقل اور مضبوط رابطہ کے فرائض انجام دے رہا ہے۔ پس اس مرکزی آواز کو زیادہ مفید، موثر اور مضبوط بنانے کے لئے:—

★ — زیادہ سے زیادہ مستقل خریدار مہیا کر کے اس کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے۔

★ — اپنی بیش قیمت علمی اور تحقیقی نگارشات اور قیمتی مشوروں سے اس کی افادیت میں اضافہ کیجئے —!!

★ — اجتماعی اور انفرادی خوشیوں کے مواقع پر گراں قدر عطیات اور نیز مقوی اور مفید قسم کے کاروباری اشتہارات کے ذریعہ اس کی مالی اعانت کیجئے — اور —

★ — زیر تبلیغ احباب اور اپنے حلقہ اثر میں اسے زیادہ سے زیادہ اشاعت دیجئے!

مہتمم سلاح الدین ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۶ر وفا ۱۳۶۰ ہش

حکومتِ پنجاب (پاکستان) کی طرف سے قرآن مجید کے با محاورہ اردو ترجمہ کی ضبطی کا اعلان

ماہنامہ اخبار احمدیہ لندن کے حوالہ سے کہ یکم جون ۱۹۸۱ء کو صرف اردو جریدوں میں یہ خبر شائع ہوئی یا ریڈیو پاکستان سے ایک دفعہ خبروں کے اردو بلیٹن میں نشر ہوئی کہ :-

"حکومت پنجاب نے قرآن مجید مع با محاورہ ترجمہ (جس کا ترجمہ میرزا بشیر الدین محمود احمد نے کیا ہے - قرآن پبلیکیشنز ربوہ نے شائع کیا ہے اور شیخ عبد الواحد سن رائز پبلیکیشنز ۸ ڈیوس روڈ لاہور نے چھاپا ہے) کو ممنوع قرار دے دیا ہے - اور مذکورہ قرآن مجید کے تمام نسخے فوری طور پر بحق سرکار ضبط کر لئے گئے ہیں - یہ کارروائی ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۹۹ الف کے تحت کی گئی ہے ؟"

اور یہ سوال کہ یہ کارروائی کیوں کی گئی اس کے لئے متعلقہ ضابطہ کے بنگے بندھے الفاظ کا ترجمہ ہر اخبار نے اپنے اپنے ظرف کے مطابق اس طرح کیا ، مثلاً روزنامہ "امروز" لکھتا ہے

"کیونکہ یہ ترجمہ غلط - من مانا اور قرآن پاک کے مسلّمہ ترجموں کے منافی ہے اور اس کا مقصد جان بوجھ کر اور بدنیتی سے پاکستان کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا ہے ؟"

اسی طرح روزنامہ "نوائے وقت" نے ان الفاظ کا یہ ترجمہ کیا کہ :-

"کیونکہ متذکرہ ترجمہ غلط اور خود ساختہ تھا اور قرآن پاک کے مستند ترجمہ کے بالکل برعکس تھا اور اس کا سوچا سمجھا اور مذموم مقصد مسلمانانِ پاکستان کے مذہبی جذبات کو بھڑکانا تھا ؟"

یہ تھا حکومتِ پنجاب کا فیصلہ اور اس فیصلہ کے الفاظ کا ترجمہ جو مختلف اخبارات نے کیا - لیکن حیرت ہے کہ احمدی مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے والے اس اہم فیصلے کی کوئی معیّن وجہ نہیں بتائی گئی - کیونکہ قرآن کریم کا کوئی ترجمہ اسی رنگ میں ناقابلِ قبول ہو سکتا ہے کہ اگر اس میں **کوئی الفاظ لغت و محاورۂ عرب کے برعکس ہوں یا اس میں مترجم نے عصمت انبیاء کے بارے میں ٹھوکر کھائی ہو - یا کچھ آیات کے معانی ایسے کئے گئے ہوں جن سے بعض انبیاء کرام پر جھوٹ یا بدنظری قسم کے الزامات کے پہلو نکلتے ہوں ۔**

اور اگر ایسا نہیں ہے اور ہم پورے وثوق اور یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ایسا ہرگز نہیں - اور ایسا ہونا ممکن بھی نہیں تو نہ معلوم اس پابندی کا کیا جواز ہے ؟

اور یہ بات کہ قرآن کریم کا ترجمہ کیسا ہونا چاہیئے - اور کیسا ترجمہ مسلّمہ و مستند ہو سکتا ہے تو اس سلسلہ میں ائمہ کرام - مجددین عظام اور تمام جید علماء نے اس کی صرف یہ تعریف فرمائی ہے کہ

وہ مفہوم و معانی کے اعتبار سے سیاق و سباق سے ہم آہنگ ہو - اور لغت و محاورۂ عرب سے باہر نہ ہو -

پس بہت اچھا ہوتا اگر ضبطی کا حکم صادر فرمانے والے حضرات قرآن کریم کے ترجمہ کی اس تعریف کے مطابق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے ترجمۂ قرآن کو جانچ لیتے اور زیرِ بحث ترجمہ کے بارے میں من مانا - خود ساختہ اور غلط یا بدنیتی اور مذموم مقصد سے تحریر کیا گیا ، کے الفاظ استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ ایسی مثالیں بھی دے دیتے جن سے عوام پر ثابت ہو جاتا کہ اس ترجمہ میں فلاں فلاں نقائص ہیں -

اس موقعہ پر ہم اس امر کو بھی ذہنوں میں مستحضر کر دینا چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ دوسرے مسلم فرقوں سے جن مسائل یا قرآن کریم کے جن الفاظ کے معانی کے بارہ میں اختلاف ہے وہ آج یا کل کا نہیں بلکہ ۹۲ سال سے یہ مسئلہ اور اختلاف چلا آرہا ہے - اور ان مسائل پر اب تک ان گنت کتب لکھی جا چکی ہیں - اور ان کے بارے میں لکھو کھا علمی بحثیں ہو چکی ہیں -

اور دوسرے مسلمان فرقوں کی طرح جماعت احمدیہ بھی اپنے عقائد و مسلمات کے لئے قرآن کریم سے ہی فیض حاصل کرتی ہے - اور قرآن کریم کے حکم کو ہی حرفِ آخر قرار دیتی ہے - ایسے فیصلے باقاعدہ محکم و مسکت دلائل سے کئے جاتے ہیں نہ کہ دھونس یا دھاندلی سے - ایسی خالص علمی اور دینی بحث کا فیصلہ براہین قاطعہ پیش کر کے ہونا چاہیئے نہ کہ فکر و تدبّر کی راہوں کو غیر اسلامی طریق سے بند کر کے -!!

لیکن یہاں معاملہ بالکل اس کے اُلٹ ہوا ہے کیونکہ قرآن کریم کے بارہ میں تو حکم ہے کہ اُسے بار بار پڑھا جائے - اس کے معانی و مطالب کے بارہ میں خوب غور و خوض کیا جائے - مگر یہاں اس حکم پر اس طرح عمل ہوا کہ ـــــ قرآن کریم کے جو ترجمے پہلے ہو چکے ہیں بس وہی حرفِ آخر ہیں - اب اس پر مزید غور و تدبّر کی ضرورت نہیں ـــــ حالانکہ ان ترجموں کے بارہ میں بھی کوئی دعوے سے نہیں کہہ سکتا کہ ان میں باہم واقعی لفظی یا معنوی اختلاف نہیں -

آج اس بات کی کئی مثالیں موجود ہیں کہ جماعت احمدیہ نے ترجمہ قرآن کریم کی تعریف کو مدنظر رکھ کر کسی آیت کے جو معنی کئے ہیں ان معانی کی صحت اور سیاق و سباق کے لحاظ سے درست ہونے کے ثبوت مہیا ہو گئے - کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دین کو از سرِ نو زندہ کرنے کے لئے مبعوث کئے گئے تھے - اور قرآن کریم کی بے پایاں خدمت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے خلفاء عظام نے بھی کی اور قرآن کریم کا وہی ترجمہ کیا جو لغت اور محاورہ عرب سے باہر نہ تھا کیونکہ اگر متذکرہ قرآن کریم کا کوئی لفظ ناشائستہ یا قرآن کریم کے مقام و مرتبہ کے منافی ہوتا تو اتنا بڑا قدم اٹھاتے ہوئے حکومت کو ایسی دو چار مثالیں پیش کر دینے میں کوئی تامّل نہ ہونا چاہئے تھا -

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اقدام کسی موہوم دل آزاری کے غلط تاثر ہی کے تحت کیا گیا ہے جس کا آئینی یا قانونی اعتبار سے کوئی جواز نہیں ہے !

کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اس برگزیدہ بندے کو جس نے قرآن کریم کا یہ ترجمہ کیا ہے اُس کے حضور حاضر ہوئے قریباً سولہ سال ہو چکے ہیں - لیکن اس سارے عرصہ میں اس ترجمہ کی بناء پر کبھی کوئی ایسا خطرہ نہیں پیدا ہوا کہ جس سے فوری طور پر جذبات کے مجروح ہونے کا ڈر پیدا ہوا ہو - اور جس کی بناء پر بدنیتی اور مذموم مقصد جیسے سخت الفاظ استعمال کئے گئے ہیں - سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بلند پایہ خدمتِ قرآن کو اپنوں ہی نے نہیں بلکہ غیروں نے بھی بہت سراہا ہے - چنانچہ ۱۵ر مارچ ۱۹۲۷ء کو ایک جلسہ میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب اور سائنس کے بارہ میں لیکچر تھا تو شاعرِ مشرق علامہ اقبال اپنے صدارتی ریمارکس میں یوں گویا ہوئے کہ :-

"ایسی پُر از معلومات تقریر بہت عرصہ کے بعد لاہور میں سُننے میں آئی ہے - اور خاص کر جو قرآن کریم کی آیات سے مرزا صاحب نے استنباط کیا ہے وہ تو نہایت عمدہ ہے .... میں اپنی تقریر زیادہ دیر تک جاری نہیں رکھ سکتا - تا مجھ پر اس تقریر سے جو لذّت حاصل ہو رہی ہے وہ زائل نہ ہو جائے - اس لئے میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں ؟"

(الفضل ۱۵ر مارچ ۱۹۲۷ء)

اسی طرح آپؓ کی المناک وفات کے وقت مشہور اخبار "صدق جدید" لکھنؤ کے مدیر محترم مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی اپنے ۱۹ر نومبر ۱۹۶۵ء کے جریدہ میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظیم الشان خدماتِ قرآنیہ کا ان الفاظ میں اعتراف کرتے ہیں کہ :-

"کراچی سے خبر شائع ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ (قادیانی) کے امام مرزا بشیر الدین محمود احمد کا ۸ر نومبر کو ربوہ میں انتقال ہو گیا - مہینوں کیا برسوں سے سخت بیمار چلے آ رہے تھے - اور یہ طویل اور شدید بیماری کلمہ گو کے لئے بجائے خود گناہوں کو دھونے والی اور ان کا کفارہ کر دینے والی ہے - دوسرے عقیدہ سے اُن کے جیسے بھی ہوں قرآن و علوم قرآنی کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولو العزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا صلہ اللہ انہیں عطا فرمائے اور ان خدمات کے طفیل میں ان کے ساتھ عام معاملہ درگزر کا فرمائے - علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح - تبیین و ترجمانی کر گئے ہیں ان کا بھی بلند و ممتاز مرتبہ ہے ؟"

(صدق جدید لکھنؤ ۱۹ر نومبر ۱۹۶۵ء)

علامہ نیاز فتحپوری حضور رضی اللہ عنہ کی تفسیر کبیر سے متاثر ہو کر اپنے مکتوب مورخہ ۵ر اکتوبر ۱۹۵۹ء میں یوں رقمطراز ہیں کہ :-

"حضرت کی تفسیر کبیر میرے سامنے ہے - اور میں اسے بڑی نگاہ غائر سے دیکھ رہا ہوں - اس میں شک نہیں کہ مطالعۂ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویۂ فکر آپ نے پیدا کیا ہے -

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

کوئی شخص اپنے آپ کو متقی اور مطہر قرار نہیں دے سکتا کسی کو متقی اور مطہر قرار دینا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے

اسلامی تعلیم کے مطابق جو شخص عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے قرب کے سامان اس کے لئے پیدا کر دیتا ہے

خدا کرے کہ ہم خدا کی نگاہ میں ہمیشہ ہی پیار دیکھنے والے ہوں غصہ اور نفرت دیکھنے والے نہ ہوں

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۸ ہجرت ۱۳۶۰ ہش مطابق ۸ مئی ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

اسلام نے عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ بشارت دی ہے کہ وہ لوگ جو بے نفس زندگی گزاریں گے اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کریں گے اللہ تعالیٰ ان کے لئے اپنے قرب کے سامان پیدا کرے گا۔ اور ان کی رفعتوں کے سامان پیدا کرے گا۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کی عاجزی اور انکساری بعض دفعہ اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ انسان اپنے نفس کو اس طرح (خدا تعالیٰ کی عظمتوں کے عرفان کے نتیجہ میں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانوں کی وجہ سے اپنے نفس کو مٹی میں ملا دیتا ہے۔ جو ایسے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اٹھا کر ساتویں آسمان تک لے جاتا ہے۔

رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ

(کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۲۵)

لیکن یہ جو رفع ہے ساتویں آسمان تک یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔ لیکن جو مقام انسان کے لئے پسند کیا گیا ہے وہ مقام عجز ہے۔

تواضع اور انکسار کا مقام

ہے۔ وہ مقام ہر پہلو سے متکبرانہ راہوں کو نہ اختیار کرنے کا ہے۔ تکبر کے متعلق بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بڑا انذار ہے آپ نے تنبیہ کی اور ڈرایا ہے۔

یہ جو انسان کے دل میں تکبر پیدا ہوتا ہے اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ دنیوی لحاظ سے دولت، اقتدار، جتھہ، یہ خیال کہ کوئی انسان ایک اونچی قوم میں پیدا ہوا ہے۔ جاٹ ہے، مغل ہے یا اور کوئی اس قسم کی ذات ہے جسے دنیا بڑا سمجھتی ہے۔ جسے اللہ بڑا نہیں سمجھتا۔ تکبر علم کی وجہ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ بعض انسان خدا کی دی ہوئی فراست کے نتیجہ میں جب علمی میدانوں میں آگے نکلتے ہیں، متکبر بن جاتے ہیں۔ جو ان سے کم علم ہیں۔ ان کے ساتھ حقارت کا سلوک کرنے لگ جاتے ہیں۔ دنیوی طاقتیں جو ہیں وہ دنیوی لحاظ سے کمزوروں کی عزت نہیں کیا کرتیں۔ اور بڑے فخر سے اپنے آپ کو بلند سمجھتی ہیں۔ غرضیکہ بہت سی وجوہات ہیں جن کے نتیجہ میں انسان عاجزانہ راہوں کو چھوڑ دیتا۔ اور متکبرانہ طریقوں کو اختیار کر لیتا ہے۔ ایک وجہ دین اور مذہب بھی بن جاتا ہے۔ اور اسی کے متعلق اس وقت میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

ہمارے عقیدہ کے مطابق مہدی اور مسیح علیہما السلام آ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ ہم انہیں شناخت کریں۔

[illegible] سے پاک

جو اسلام انہوں نے ہمارے سامنے رکھا اسے قبول کریں۔ اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا جو نور اور جو حسن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بنی نوع انسان پر عام طور پر اور ہر فرد واحد پر خصوصاً جو احسان ہے اس سے ہمیں متعارف کرایا۔ خدا تعالیٰ کو دنیا بھول چکی تھی۔ خدا تعالیٰ کی صفات سے ناآشنا ہو چکی تھی۔ شناخت کروائی خدا تعالیٰ کی صفات کی۔ ہمیں اس مقام پر کھڑا کیا کہ ہم ایک زندہ خدا سے تعلق پیدا کر سکیں۔ اور اپنی زندگی میں زندہ خدا کی زندہ طاقتوں کا مشاہدہ کر سکیں۔

ہم میں سے بہتوں کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی توفیق ملی خدا کے فضل سے۔ جماعت احمدیہ میں بھی بعض دفعہ میں دیکھتا ہوں بعض لوگ اس وجہ سے کہ خدا تعالیٰ کا فضل ان پر ہوا عاجزانہ راہوں کو چھوڑ کر متکبرانہ راہوں کو اختیار کر لیتے ہیں — جہاں تک روحانی پاکیزگی اور تقویٰ کا سوال ہے ظاہر ہے کہ روحانی طور پر پاکیزہ وہ نہیں جو اپنے آپ کو پاکیزہ سمجھتا ہے۔ روحانی طور پر پاکیزہ وہ ہے جسے خدا پاکیزہ قرار دیتا ہے۔ اور یہ فیصلہ کرنا کہ

متقی کون ہے اور کون نہیں

یہ میرا اور آپ کا کام نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اور اس سلسلہ میں قرآن کریم نے جو ہدایت دی وہ غیر مشتبہ اور واضح اور بیّن ہے۔ اس وقت میں تین آیات کو لے کے آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

اللہ تعالیٰ سورۃ نور میں فرماتا ہے:۔

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

(آیت: ۲۲)

اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم تم پر نہ ہوتا تو کبھی بھی تم میں سے کوئی پاکباز نہ ہوتا۔ لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے پاکباز اسے قرار دیتا ہے۔ اور پاکباز اسے بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت سننے والا ہے سَمِيْعٌ ہے۔ تمہارے بلند دعاوی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے کوئی فیصلہ نہیں کرنا۔ ہر بات جو تمہارے منہ سے نکلتی ہے وہ سنتا ہے۔ ہر خیال جو تمہارے دل میں گزرتا ہے عَلِيْمٌ اسے وہ جانتا ہے۔ سینوں کے حالات سے واقف۔ جو زبانوں پر تمہاری آتا ہے وہ اس سے پوشیدہ نہیں۔ محض تمہارے دعاوی کے نتیجہ میں تمہیں وہ پاکیزہ اور مطہر نہیں قرار دے گا۔ بلکہ جس پر چاہے گا اپنا فضل نازل کرے گا۔ جسے پسند کرے گا اپنی رحمت سے نوازے گا۔ جسے چاہے گا ایسے اعمال کی توفیق عطا کرے گا جنہیں چاہتا ہے کہ بندے اس کے حضور پیش کریں۔ اور جن اعمال کو چاہے گا اور پسند کرے گا انہیں وہ قبول کر لے گا۔

انسان اپنی جہالت کے نتیجہ میں انسان کو تو یہ حق دینے کے لئے تیار ہو گیا کہ جب کچھ اشیاء پیش کی جائیں اس کے سامنے تو ان بہت سی اشیاء میں سے جسے چاہے پسند کر لے۔ اور جسے چاہے واپس کر دے۔ مسلمان بادشاہ جو حاکم رہے ہیں ہندوستان کے ایک وقت میں۔ جب خوشامد بہت بڑھ گئی ان کی تو لوگ ان سے فائدہ اُٹھانے کے لئے ایک ایک ہزار تحفہ ایک

عید کے موقع پر

ان کے سامنے رکھ دیتے تھے۔ اور ان کا دستور یہ تھا کہ مثلاً ایک کپڑا پسند کر لیا، ان پانچ سو نہایت قیمتی کپڑے کے تھانوں میں سے جو ان کے سامنے رکھے گئے اور کہا باقی تم واپس لے جاؤ۔ جس طرح چاہو استعمال کرو۔ ملک کے لحاظ سے اقتصادی طور پر فائدہ بھی تھا اس میں۔ لیکن ان کی ایک چیز اُٹھا لیتے تھے وہ اپنی رعایا میں سے ایک فرد کو خوش کرنے کے لئے۔

تو انسان بادشاہ کو حق دیتا ہے کہ جس چیز کو چاہے پسند کرے اور قبول کرلے۔ لیکن اپنے خدا سے جو خالق اور مالک ہے یہ توقع رکھتا ہے کہ ہر رطب و یابس جو ہم اس کے حضور پیش کریں وہ اُسے قبول کرلے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ اپنے فضل اور اپنی رحمت سے جس چیز کو چاہتا ہے، جن اعمالِ صالحہ کو پسند کرتا ہے قبول کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں وہ تمہیں پاکیزگی بخشتا ہے۔ طہارت پر قائم رہنے کی توفیق عطا کرتا ہے۔ پاکیزہ اعمال تم سے سرزد ہوتے ہیں۔ اور وہ تم سے خوش ہوتا اور اپنے

قُرب کی راہیں

تمہارے اُوپر کھولتا ہے۔ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ۔ اگر خدا تعالیٰ کسی کو پاک نہ قرار دے اُس وقت تک وہ پاک نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس میدان میں عاجزانہ راہوں کو چھوڑنا ہلاکت کی راہ کو اختیار کرنا ہے۔

سورۃ النّجم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى۔ (آیت: ۳۳)

اللہ تعالیٰ تمہیں اس وقت سے جانتا ہے جب تمہارے جسم کے ذرّے ابھی مٹی میں ملے ہوئے تھے۔ اور اُس نے ان ذرّوں کو اُٹھایا۔ اور ایک مادّی جسم پیدا کر دیا۔ وہ اُس وقت سے تم کو خوب جانتا ہے جب اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا۔ پھر کم و بیش نو مہینے تم اپنی ماں کے پیٹ میں رہے۔ نہ ماں کو پتہ تھا کہ یہ بچہ کیسا ہے۔ نہ اُس بچے کو ہوش تھی کہ میں کیا بنوں گا۔ لیکن خدا جانتا تھا۔ پس وہ اس وقت سے تم کو خوب جانتا ہے جب کہ تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں پوشیدہ تھے۔ پس اپنی جانوں کو پاک مت قرار دو۔

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ

پاک قرار دینا اُسی کا حق ہے جو اُس وقت سے علم رکھتا ہو جب ذرّاتِ زمین ابھی جسمانی رُوپ میں ظاہر نہیں ہوئے اور بچہ بن کے ماں کے پیٹ میں نہیں گئے۔ اور اس وقت سے جانتا ہے کہ جب ماں بھی نہیں جانتی تھی کہ میرے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ کیسا نکلے گا۔ اور نہ اُس بچے کو کوئی ہوش تھی اس لئے فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ۔ اپنی جانوں کو پاک مت قرار دو۔ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى۔ یہ فیصلہ کرنا کہ متقی کون ہے اُسی ہستی کا کام ہے جو اُس وقت سے زمین کے ذرّوں کو جانتا ہو جس سے جسم بنتا ہے۔ اور جو ماں کے رحم میں بچہ کروٹیں لے رہا ہے اس میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے ایک وقت کے بعد، صرف اللہ جانتا ہے کہ کیا ہونے والا ہے آئندہ۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کیا کہ صرف مجھے اختیار ہے اور مجھ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اللہ جانتا ہے اس کا کام ہے کہ وہ کس شخص کو متقی قرار دے۔ کسے متقی قرار نہ دے۔ اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کر دے جنون کی کسی حالت میں کہ میں بھی ان ذرّات کے وقت سے جب ابھی جسم نہیں بنے تھے جانتا ہوں یعنی [illegible] کو۔ اور ماں کے پیٹ میں جب وہ کروٹیں لے رہے تھے اس وقت سے میں جانتا ہوں۔ اور میں متقی قرار دیتا ہوں، یہ تو جنون ہوگا۔

ہر آدمی کہے گا

کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے اور تیرے حواس کو درست کرے۔

پس اعلان یہ ہو گیا قرآن کریم میں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے جو اس وقت سے تم کو جانتا ہے کہ تم زمین میں مادّی ذرات کی شکل میں تھے۔ پھر اُس نے تمہیں اکٹھا کیا۔ اور ایک جسم دیا۔ انسان کو خلق کیا۔ اور احسن صُورت بنائی۔ دُوسری آیت میں ہے۔ اس وقت سے جانتا ہے جب یہ احسن صورت بنانے کی PROCESS شروع ہو چکی تھی ماں کے پیٹ میں۔ وہ جانتا ہے کہ اس نے تمہیں کونسی صلاحیتیں اور قوتیں اخلاقی اور رُوحانی طور پر دیں۔ وہ جانتا ہے کہ تم نے انہیں ضائع کر دیا یا ان کی صحیح نشوونما کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کیا۔ یہ بات، خدا کا پیار ملا یا نہیں ملا یہ تو خدا ہی بتا سکتا ہے نا۔ اس واسطے فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ یہ حکم دے دیا۔

اور سُورہ نساء میں یہ فرمایا:-

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝

(آیت ۵۰، ۵۱)

کیا تجھے ان لوگوں کا حال معلوم نہیں جو اپنے آپ کو پاک قرار دیتے ہیں۔ ان کا یہ حق نہیں ہے۔ اللہ جسے پسند کرتا ہے اُسے پاک قرار دیتا ہے۔ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اگلی آیت میں اللہ فرماتا ہے۔

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

کہ دیکھ وہ کس طرح اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں۔

جب وہ کسی کو پاک اور مطہر قرار دیتے ہیں تو اس کا تو مطلب یہ ہے نا کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں پاک اور مطہر ہے وہ۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے، دیکھو وہ کس طرح خدا پر جھوٹ باندھ رہے ہیں۔ اور یہ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا کھلا کھلا گناہ ہے۔ ایک دُوسرے کو یا اپنے آپ کو متقی اور پرہیزگار قرار دینا خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا اور اِثْمًا مُّبِيْنًا ہے [illegible] کرتا ہے جو چھپی ہوئی بات نہیں، کھلی بات ہے۔ اس واسطے کہ پاک اور متقی کے معنی ہی یہ ہیں کہ جو خدا کی نگاہ میں پاک اور متقی ہو۔ پاک اور متقی کے معنی اسلامی تعلیم کی رُو سے یہ ہیں کہ [illegible] کسی دُوسری [illegible] کو پاک اور متقی قرار دے رہے۔ پاک اور متقی کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی شخص پاک اور متقی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کسی کو پاک اور متقی قرار نہیں دیتا۔ اور ایک شخص یا ایک گروہ یا ایک [illegible] یا ساری دُنیا مل کے کسی کو پاک اور متقی قرار دے تو وہ

خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا

ہے اور کھلم کھلا گناہ ہے۔ ...

بہت سی اور آیات ہیں جن میں اس مضمون کے بعض دُوسرے پہلو بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں سے میں نے تین کو اُٹھایا ہے۔ اس واسطے انسان کا جو کام ہے وہ انسان کو کرنا چاہیئے۔ اور انسان کا کام یہ ہے کہ وہ ہمیشہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرے۔ کبھی تکبّر نہ کرے۔ کبھی کسی سے خود کو بڑا نہ سمجھے۔ کبھی گھمنڈ اور فخر اس کے دل میں پیدا نہ ہو۔ نہ دنیوی برتریاں جو دُنیا کی نگاہوں میں ہیں، اُن کے نتیجہ میں۔ نہ دین میں جب دین خدا اُسے عطا کرے۔ ناسمجھی کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کی تلاش کرنے کی بجائے جو دُعا کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ

کے فیصلہ کے نتیجہ میں ہوتے ہیں ۔ خود ہی فیصلہ کرنا شروع کر دے کہ میں یا فلاں لوگ جو ہیں وہ پرہیزگار اور متقی ہیں ۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم اس حقیقت کو سمجھنے والے ہوں اور خدا تعالیٰ کی آنکھ میں ہمیشہ پیار دیکھنے والے ہوں ۔ کبھی غصہ اور نفرت اور حقارت اس کی نگاہ میں ہماری آنکھ نہ دیکھے ۔ آمین ؛

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور نے فرمایا :—

میں نے اس وقت تین آیتیں لے کر کچھ باتیں کی ہیں ۔ یہ ایک لمبا مضمون ہے جس کی تمہید میں بیان کر رہا ہوں ۔ جو خطبہ میں نے دیا

اسلام آباد میں

اس میں اس مضمون کی تمہید کے طور پر میں نے یہ بات بتائی تھی کہ لَهُ الْحُكْمُ ، حکم جو ہے ۔ فیصلہ جو ہے وہ خدا کا جاری ہوتا ہے ۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جو فیصلہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے خلاف اور متضاد ہو وہ کامیابی حاصل نہیں کر سکتا ۔ ابھی تک میں تمہید بیان کر رہا ہوں ۔

اسلام آباد میں چار باتیں میں نے بیان کی تھیں اور ایک بات آج میں نے بیان کی ہے ۔ یہ اپنے ذہن میں حاضر رکھیں ۔ تا جب اصل مضمون بیان کروں آپ کو اسے سمجھنے میں آسانی رہے ۔

خدا تعالیٰ ہمارے لئے ہر قسم کی آسانیوں کے سامان پیدا کرے ۔ آمین ۔

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۱۴ ر جون ۱۹۸۱ء)

مجلس خدام الاحمدیہ ٹورانٹو (کینیڈا) کا پہلا سالانہ اجتماع

بقیہ صفحہ اوّل

پیش کیا گیا جو خدام نے خود تیار کیا تھا ۔ اس وقت حاضری ۶۰ کے قریب تھی ۔

دوسرا اجلاس

نمازوں اور کھانے سے فارغ ہو کر دوسرا اجلاس تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا ۔ جو مکرم حبیب اللہ صاحب طارق نے کی اور نظم مکرم سلطان احمد خان صاحب نے پڑھی ۔ بعدہٗ مکرم میجر شمیم احمد صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا ۔ اور انہیں نصائح کرتے ہوئے " اطاعت " کو اپنا شعار بنانے کی طرف توجہ دلائی ۔ اس کے بعد تلاوت کلام پاک نظم (درثمین اور کلام محمود سے) اذان اور تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے ۔ تقریر کا عنوان " LIFE OF THE HOLY PROPHET " تھا ۔ اس کے بعد دوستوں کو چائے اور کیک سے تواضع کی گئی ۔ اور پھر ٹیبل ٹینس ۔ کیرم بورڈ ۔ اور کلائی پکڑنے کے فائنل مقابلہ جات ہوئے ۔ تقریری مقابلہ میں ۴ خدام نے حصہ لیا ۔ اور تلاوت میں ۶ خدام نے ۔ نظم میں ۹ خدام نے ۔ اذان میں ۱۰ ، مشاہدہ و معائنہ میں ۲۸ ، پیغام رسانی میں ۲۰ ۔ ٹیبل ٹینس میں ۲۸ ، کیرم بورڈ میں ۳۰ ، اور کلائی پکڑنے کے مقابلہ میں ۲۱ خدام نے حصہ لیا ۔

تیسرا اور آخری اجلاس

آخری اجلاس خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا ۔ تلاوت مکرم محمد الیاس خان صاحب نے کی ۔ عہد دہرایا گیا ۔ نظم مکرم جمیل احمد سعید صاحب نے پڑھی ۔ بعد ازاں مکرم علیی جان صاحب اور مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے تربیتی تقاریر میں خدام کو ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحیح متبعین بننے کی تلقین کی ۔ ان کے بعد مکرم خالد اقبال صاحب قریشی قائد خدام الاحمدیہ ٹورانٹو نے اجتماع کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے تمام منصفین ۔ حاضرین اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کی ۔ منصفین میں مکرم میجر شمیم احمد صاحب ۔ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب ۔ مکرم یوسف خان صاحب ۔ مکرم سید شریف احمد صاحب آف منصوری ۔ مکرم کرنل سعید احمد صاحب ۔ مکرم خالد احمد خان صاحب ۔ مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب اور مکرم جمیل احمد صاحب سعید شامل ہیں ۔ مکرم خالد اقبال صاحب قریشی قائد خدام کے ہمراہ مندرجہ ذیل دوستوں نے نہایت لگن اور محنت سے اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے کوشش کی ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔ آمین ؛

مکرم عبدالوحید خان صاحب نیشنل قائد خدام الاحمدیہ کینیڈا ۔ مکرم محمد الیاس خان صاحب ۔ مکرم حبیب اللہ صاحب طارق ۔ داؤد احمد صاحب جہلمی ۔ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب ۔ مکرم رفیق احمد ضیاء صاحب ۔ مکرم کلیم اللہ صاحب فیقتی اور مکرم نصیر احمد خان صاحب ۔

خاکسار نے اختتامی خطاب میں مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی عظمت شان بیان کی ۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کا احیاء فرمایا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک اب آپ آخری جماعت ہیں ۔ اس لئے ہم پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ۔ ہمارے ذمہ ساری دنیا کی اصلاح کا کام ہے ۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنا عمدہ نمونہ پیش کریں ۔ تاکہ دیکھنے والے اختیار کہہ اٹھیں کہ واقعی یہ لوگ عمدہ تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں ۔ اور ان میں اور دوسروں میں نمایاں فرق ہے مشن کی طرف سے تربیت کی غرض سے جو پروگرام بنائے جاتے ہیں ان میں پورے ذوق و شوق سے حصہ لینا چاہیئے ۔ مثلاً بچوں کے لئے کلاسیں ہیں یا آج کا اجتماع ہے ۔ آپ نے سارا دن یہاں رہ کر عہد کو پورا کیا ہے کہ " میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا " جو دوست شامل نہیں ہوتے انہیں بھی تحریک کرتے رہیں تاکہ وہ بھی شامل ہو کر فائدہ اٹھایا کریں ۔

اجتماعی دعا سے قبل خاکسار نے مختلف مقابلہ جات میں اوّل ۔ دوم اور سوم آنے والے خدام میں ٹرافیاں اور کتب انعام کے طور پر تقسیم کیں ۔

اللہ تعالیٰ سب ... دوستوں کے لئے یہ کامیابی مبارک فرمائے اور اجتماع میں شامل ہونے والے تمام دوستوں کو نیز ان کو بھی جو کسی مجبوری کی بناء پر شمولیت نہیں کر سکے اپنے فضلوں سے ہمیشہ نوازتا رہے آمین ۔

اس موقعہ پر مکرم محمد یحییٰ خان صاحب نے لاؤڈ اسپیکر کا انتظام کرنے کے علاوہ ریڈیو ٹیپ کا بھی انتظام کیا ۔ اور مکرم جمیل سعید صاحب اور مکرم مرزا مبشر احمد صاحب نے فوٹو گرافی کی ۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء ۔

نماز مغرب و عشاء کی باجماعت ادائیگی کے بعد خدام الاحمدیہ ٹورانٹو کا یہ پہلا اجتماع کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا ۔ سب دوستوں نے ہی بہت خوشی کا اظہار کیا ہے ۔ الحمد للہ کہ اس نے ہمیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل موجودہ مشن ہاؤس کی بدولت یہاں خدام کا پہلا اجتماع کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس میں ۴۵ ... ۵۰ فیصد خدام نے حصہ لیا ۔ اگرچہ یہ پہلا اجتماع تھا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا ۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ۔

خدا کرے کہ ہمیں آئندہ بھی ایسے تربیتی اجتماعات کرنے کی توفیق ملتی رہے ۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۶/۶/۸۱ کو خاکسار نے عزیز مکرم محمد محسن ولد مکرم محمد تقی صاحب راٹھ کے نکاح کا اعلان عزیزہ حفیظہ پروین بنت مکرم ابرار محمد صاحب بمقام سُکرا کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار روپے مہر پر کیا ۔ متعلقین نے مختلف مدات میں چندہ ادا کیا ۔ رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے ۔ خاکسار : عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔

ولادتیں!

(۱) ۔ مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہاری پاری گام کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹/۶/۸۱ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے " طاہر احمد " نام تجویز فرمایا ہے احباب جماعت سے نومولود کے نیک خادم دین بننے اور درازیٔ عمر پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ (ایڈیٹر بدر)

(۲) خدا تعالیٰ نے مورخہ ۲۵/۶/۸۱ کو مکرم سیف الرحمٰن خان صاحب کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے ۔ نومولود مکرم منور علی خان صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی بانیکا گوڈا کا نواسہ اور مکرم عبادالرحمٰن خان صاحب کیرنگ کا پوتا ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے ۔ نیک اور خادم دین بنائے ۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو ۔ آمین ۔ اس خوشی میں مکرم عبادالرحمٰن خان صاحب نے اعانت بدر میں بیس روپے ادا کئے ہیں ۔ خاکسار : شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ احمدیہ ۔ کیرنگ ۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا حضور ایدہ اللہ نے " عرفان اللہ " نام تجویز فرمایا ہے ۔ احباب بچے کے نیک صالح اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرما دیں ۔ خاکسار : خواجہ انعام احمد ...

رمضان المبارک ـــ دعاؤں کا مہینہ

از محترم سلطان احمد صاحب پیرکوٹی ۔ ربوہ

انسان مرکب من الخطا والنسیان یعنی خطا اور بھول چوک کا پُتلا ہے ۔ نیز ضعیف الخلقت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا

(نساء : آیت ۲۹)

انسان کو ضعیف پیدا کیا گیا ہے

اس کو لامحدود استعدادیں اور قوتیں عطا نہیں کی گئیں ۔ بلکہ یہ محدود طاقتیں اور استعدادیں لے پیدا ہوا ہے ۔ اس لئے نہ صرف رُوحانیت کے میدان میں کامیاب نہیں ہو سکتا وہ ایسا کمزور ہے جو خدا کے فضل کے بغیر پاک نہیں ہو سکتا ۔ اور جب تک خدا تعالیٰ کی مدد اسے نہ ملے وہ نیکی میں ترقی نہیں کر سکتا ۔

خدا تعالیٰ کی ذات بے نیاز ہے ۔ صمد ہے ۔ کسی کی اس کو احتیاج نہیں ہاں دوسرے سب اس کے محتاج ہیں ۔ انسان اگر اُسے اپنی مدد کے لئے پکارے تو وہ اس کی مدد کو جاتا ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

(المؤمن : ۶۱)

مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا ۔

لیکن کوئی اگر اُسے پکارتا نہیں اور اس سے مدد و نصرت کا طلبگار نہیں ہو جاتا تو اس کو اس کی کیا پرواہ ؟ جیسا کہ قرآن کریم میں وارد ہے

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۔

(الفرقان : ۷۸)

اے میرے رسول! تو کہہ دے کہ تم دعا سے کام نہیں لوگے اور خشوع و خضوع اختیار نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ بھی تمہاری پرواہ نہیں کریگا ۔ یا اللہ تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے یعنی اس کو تمہاری ضرورت ہی کیا ہے ۔ وہ تو بڑا مستغنی ہے اور سب کی ضروریات پوری کرتا ہے ۔

دُعا مذہب کی جان اور رُوح ہے دُعا اللہ تعالیٰ کی معرفت ، اس کے قرب اور اس کے افضال و برکات کے حصول کا زبردست ذریعہ ہے ۔ دُعا خدا تعالیٰ اور انسان کے درمیان تعلق قائم کرتی ہے یعنی عبودیت اور ربوبیت کے درمیان رشتہ اور رابطہ کا کام دیتی ہے ۔ دُعا کے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ کے پاس پہنچ جاتا ہے ۔ یہ ایسی اکسیر ہے جو مشتِ خاک کو کیمیا بنا دیتی ہے یہ وہ پانی ہے جس پر ایک مومن کی زندگی کا انحصار ہے ۔ یہ ایسی زبردست طاقت ہے جس سے سب مشکلات حل ہو جاتی ہیں ۔ یہ ایک ایسا ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے ۔ حضرت اقدس کیا خوب فرماتے ہیں :۔

” میرے نزدیک دُعا عمدہ چیز ہے اور میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں خیالی بات نہیں جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ دُعا کے ذریعہ اسے آسان کر دیتا ہے ۔ میں سچ کہتا ہوں کہ دُعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے ۔ بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے ۔ دُنیا کی تنگیاں ، مشکلات اس سے دُور ہوتی ہیں دشمنوں کے منصوبوں سے یہ بچا لیتی ہے اور وہ کیا چیز ہے جو دُعا سے حاصل نہیں ہوتی ۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک یہ کرتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے ۔ گناہ سے نجات دیتی ہے اور نیکیوں سے استقامت اس کے ذریعہ سے آتی ہے بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ شخص جس کو دُعا پر ایمان ہے ۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے ۔ اور خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے کہ وہ قادر کریم خدا ہے “۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۶۶-۲۶۵)

دُعا پر اسلام نے بہت زور دیا ہے ۔ دوسرے مذاہب اس سے بکلّی بے بہرہ ہیں ۔ یہ ایک ایسا عطیہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے صرف اسلام کو مختص فرمایا ہے ۔ دوسرے مذاہب اس عطیہ سے محروم ہیں ۔ اس لئے مُسلمان اس عطیہ پر جتنا بھی ناز کریں کم ہے ۔ اور اس کو زیادہ سے زیادہ کام میں لا کر اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت حاصل کر کے زندگی کی مشکل پر غالب آجائیں اور اپنی ہر قسم کی ضرورتوں کو حاصل کر لیں

رمضان المبارک میں دُعائیں اس لئے بھی قبول ہوتی ہیں کہ ان ایام میں مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت (بچے ۔ جوان ۔ بوڑھے ۔ اور مرد و عورت) رات کو اُٹھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لاتے ہیں ۔ دعائیں کرتے ہیں ۔ سحری کے وقت بھی سبھی کو اُٹھنا پڑتا ہے ۔ اس وقت بھی دُعا اور ذکرِ الٰہی کا موقع مل جاتا ہے ۔ عبادات کی وجہ سے دنیوی کاموں میں کمی واقع ہو جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے سوادِ اعظم کی آواز کو اپنی آواز قرار دیا ہے اس طرح لاکھوں مُسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی دُعائیں الہامی رنگ اختیار کر لیتی ہیں ۔ اور جب یہ دُعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچتی ہیں تو خدا انہیں رد نہیں کرتا بلکہ انہیں قبول کر لیتا ہے ۔

پھر اس ماہ میں دُعا کی قبولیت کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے برائیوں اور بدیوں کے محرکات کو دبا لیتا ہے اور نیکی کے محرکات کو مزید اُبھارتا ہے ۔ چنانچہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ ۔ (بخاری)

جب رمضان آتا ہے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں ۔ شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں ۔ رُوحانی ماحول کی وجہ سے وہ انسان کو بدی پر اُبھارنے اور وسوسہ اندازی کا موقع نہیں پاتے ۔

ترمذی کی روایت ہے کہ :۔

يُنَادِيْ مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ ۔

ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ اے طالبِ خیر نیکی کی طرف متوجہ ہو اور اے بُرائی کا ارادہ کرنے والے فوری طور پر رُک جا ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس ماہ میں کئی لوگوں کو جہنم کے عذاب سے آزاد کر دیتا ہے ۔ اور یہ کارروائی رمضان میں ہر روز ہوتی ہے ۔ پس ایک ایسا ماحول پیدا ہو جاتا ہے جو دُعا کے لئے بہت سازگار ہوتا ہے ۔ اور قبولیتِ دُعا کا موجب بنتا ہے ۔

آخری عشرہ

رمضان المبارک کا سارا مہینہ ہی دُعاؤں کا مہینہ ہے لیکن اس کا آخری عشرہ دُعاؤں کے لحاظ سے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے ۔ اس بابرکت عشرہ سے فائدہ اُٹھانے کے لئے اسلام نے اعتکاف کی عبادت رکھی ہے جس کے تحت انسان دُنیا کے کاموں سے مُنہ موڑ لیتا ہے اور مسجد کے اندر ذکرِ خدا تعالیٰ کی عبادت ، ذکرِ الٰہی ۔ اور تلاوتِ قرآن کریم میں مشغول رہتا ہے ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں وارد ہے کہ

كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ ۔

آپ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے ۔

اور دن رات کے چوبیس گھنٹے عبادت ۔ ذکرِ الٰہی ۔ اور قرآن خوانی میں صرف فرماتے تھے ۔ آپ کی پوری کوشش ہوتی کہ اس عشرہ مبارکہ سے پورا پورا فائدہ اُٹھایا جائے ۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ شَدَّ مِئْزَرَهٗ ۔ جب رمضان المبارک کا یہ عشرہ آتا تو آپ دُعاؤں کے لئے اپنی کمر کس لیتے ۔

رمضان المبارک کے اس مبارک عشرہ میں ایک ایسی مبارک رات بھی آتی ہے جو بے شمار فضائل اپنے اندر رکھتی ہے ۔ جو شخص اس موقع سے فائدہ اُٹھاتا ہے اور اسے دُعاؤں میں گزارتا ہے اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیتِ دُعا کی بشارت ملتی ہے ۔ اس مبارک رات کا قرآن کریم میں ان الفاظ میں ذکر ہے :۔

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۔ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۔ سَلٰمٌ ۔ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۔ (القدر)

ہم نے یقیناً اس قرآن کو ایک (عظیم الشان) تقدیر والی رات میں اُتارا ہے اور اے مخاطب تجھے کیا معلوم کہ یہ (عظیم الشان) رات جس میں یہ نعمت اُتری ہے کیا شے ہے ۔ یہ (عظیم الشان) تقدیروں والی رات تو ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے ۔ (ہر قسم کے) فرشتے اور (کامل) رُوح اس (رات) میں اپنے رب کے حکم سے تمام (دینی و دنیوی) امور لے کر اُترتے ہیں ۔ (پھر فرشتوں کے اُترنے کے بعد تو) سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے ۔ (اور) یہ (حالت) صبح کے طلوع ہونے تک رہتی ہے ۔

(باقی دیکھئے صفحہ پر)

اُذکروا موتاکم بالخیر

والد بزرگوار محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب مرحوم کے خودنوشت حالات

از محترم عبداللطیف صاحب چوہدری کینیڈا

میرے والد بزرگوار محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب مرحوم لاہور جون ۱۹۶۹ء میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث وفات پا گئے۔ انہوں نے اپنی زندگی کے بعض ایمان افروز واقعات ان الفاظ میں بیان فرمائے ہیں کہ:-

"میرے والد صاحب اور میرے بھائی صاحب سید فقیر اللہ شاہ صاحب سکنہ ضلع گجرات کے مرید تھے۔ پیر صاحب کی وفات کے بعد ان کی یاد میں ایک رسالہ منڈی بہاؤالدین میں "صوفی" نام کا نکلا کرتا تھا۔ یہ ان دنوں کا واقعہ ہے جب میں چھٹی یا ساتویں جماعت میں تھا وہ رسالہ ہمارے ہاں بھی آیا کرتا تھا۔ اس میں صوفیاء اور اہل اللہ کے واقعات ہوا کرتے تھے۔ اسے میں بڑے شوق سے پڑھا کرتا تھا۔ تین چار سال تک یہ رسالہ دیکھنے کے بعد مجھے خیال آیا کہ اس میں گذشتہ بزرگوں کے ذکر کے سوا اس زمانہ کے کسی بزرگ کا ذکر ہی نہیں ملتا کیا موجودہ زمانہ میں ایسا کوئی مرد خدا نہیں جس کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو۔ انہی دنوں ایک رات میں معمول سونے کے وقت ایک کتاب پڑھتے ہوئے جب اس مقام پر پہنچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حیات النبی ہیں اور اس کا یہ ثبوت دیا گیا تھا کہ گو آنحضرت صلعم کا وجود جسم میں نہیں لیکن روحانی طور پر آپ زندہ ہیں کیونکہ اگر آج بھی اُمّت محمدیہ میں کوئی نقص واقع ہو جائے تو حضور کی قوت قدسیہ اس کو اسی طرح درست کرتی ہے جیسا کہ حضور اپنی حین حیات میں کرتے تھے تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہیں ہوا کہ ایک خدا کا بندہ اتنی دیر سے تڑپ رہا ہے کہ آجکل کیوں ولی اللہ آنے بند ہو گئے اور حضور نے اس کی کوئی راہنمائی نہیں فرمائی مگر پھر اس خیال نے بیقرار کر دیا کہ حضور تو اہم معاملات کی طرف متوجہ ہوتے ہونگے۔ میں کس شمار میں ہوں، اس پر میں نے رونا شروع کر دیا اور اسی حالت میں مجھے نیند آ گئی۔ تب میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک وسیع میدان میں بے شمار لوگ جمع ہو رہے ہیں یہ مجھے یاد نہیں کہ میں نے دریافت کیا تھا یا مجھے احساس ہوا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار ہو رہا ہے یہ نظارہ بعینہٖ ایسا تھا جیسا کہ ایام جلسہ میں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کا انتظار کیا ہوتا ہے۔ اتنے میں شور ہوا کہ حضور آ گئے آ گئے۔ اس وقت صفیں درست کی گئیں اور ہم سب نے حضور کی اقتداء میں دو رکعت نماز ادا کی۔ نماز کے بعد قریباً آٹھ فٹ اونچے چبوترہ پر حضور نے خطبہ فرمانا شروع کیا نماز کے وقت میں پچھلی صفوں میں تھا لیکن خطبہ کے وقت حضور کے بالکل سامنے تھا اس وقت میں حضور کے چہرہ مبارک کو بڑی للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا حضور اپنا چہرہ مبارک دائیں بائیں پھیر کر خطبہ فرما رہے تھے جس کا ایک لفظ بھی مجھے یاد نہیں رہا لیکن جب حضور کی نظر مجھ پر پڑی اور میری آنکھیں حضور سے ملیں تو حضور نے نہایت محبت سے فرمایا کہ عبدالرحیم نماز پڑھا کرو حضور کے فرمانے پر خواب کا نظارہ جاتا رہا اور میری آنکھ کھل گئی صبح کا وقت تھا اور ہمارے گھر کے پاس والی مسجد میں نماز ہو رہی تھی۔ میں اُٹھا اور مسجد میں جا کر نماز ادا کی وہ نماز ایک ایسی نماز تھی جس سے مجھے ایک سرور حاصل ہوا اس نماز کی مجھے اسی قدر لذت محسوس ہوئی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی واضح رہے کہ باوجود زمانہ سے شاکی ہونے کے میری نماز کی طرف رغبت نہ تھی لیکن اس دن کے بعد نماز بالالتزام پڑھنا شروع کر دی۔

انہی دنوں ڈرائنگ برانچ میں میاں عبدالرشید صاحب مرحوم کے ماتحت مجھے کام کرنا پڑا میری ان سے بہت محبت تھی لیکن احمدیت سے خاندانی نفرت کی بنا پر میں نے اس نفرت سے زیادہ حصہ پایا تھا لہٰذا باوجود ان سے محبت ہونے کے احمدیت کے متعلق ایک کلمہ بھی مجھے سننا گوارا نہ تھا جب وہ تبلیغ کرتے تو میں ڈرائنگ آفس سے باہر چلا جاتا کیونکہ میرے دل میں احمدیوں کے جھوٹے ہونے کا خیال مضبوطی سے جما ہوا تھا۔ اس لئے ان سے گفتگو کرنا تضییع اوقات خیال کرتا تھا اس طرح دو سال گزر گئے ایک شام جب دفتر میں چھٹی ہوئی اور دفتر کا سارا سٹاف گھروں کو روانہ ہو گیا لیکن میاں عبدالرشید صاحب دفتر میں بیٹھے ایک پُر سوز لے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم سے

اک نشاں ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر و مرغزار

پڑھ رہے تھے۔ میاں صاحب اپنی لے میں بغیر اس خیال کے کہ کون سنتا ہے یہ نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ رہے تھے اور مجھ پر اس کا یہ اثر ہوا کہ میں تڑپ اُٹھا اور بے اختیار ان کے بازو کو پکڑ کر پوچھا کہ مولوی صاحب یہ نظم کس کی ہے مولوی صاحب اپنی لے میں مستانہ وار یہ نظم پڑھتے جا رہے تھے اور میرا اشتعال تیزی سے تیز تر ہو رہا تھا میں نے ان کے بازو کو جھنجھوڑ کر پوچھا کہ یہ نظم کس کی ہے مولوی صاحب نے ایک دم رک کر کہا کہ یہ نظم مرزا صاحب کی ہے مجھے بالکل یقین نہ آیا! میں نے کہا یہ نظم مرزا صاحب کی کیسے ہو سکتی ہے انہوں نے تعجب آمیز ہنسی سے پوچھا وہ کیسے!! میں نے کہا کہ یہ نظم تو کسی خدا رسیدہ کا کلام معلوم ہوتا ہے اور مرزا صاحب تو (نعوذ باللہ) جھوٹے ہیں یہ ان کا کلام کیسے ہو سکتا ہے وہ کہنے لگے کہ میں مرزا صاحب کی کتاب میں دکھا سکتا ہوں جس میں یہ نظم ہے انہوں نے مجھے "حقیقۃ الوحی" دی لیکن میں نے اس میں نظم نہ پائی میں نے میاں صاحب سے کہا کہ مجھے پہلے سے ہی یقین تھا کہ مرزا جی بڑے جھوٹے ہیں بتائیے اس کتاب میں وہ نظم کہاں ہے۔ وہ کہنے لگے کہ یہ نظم تو دوسری کتاب میں ہے لیکن یہ کتاب اس لئے دی تھی کہ اس میں جو نشانات لکھے ہیں ان کا مطالعہ کرو۔ میں نے کہا کہ مجھے کسی نشان کی ضرورت نہیں آپ صرف یہ ثابت کریں کہ وہ نظم مرزا صاحب کی تھی اس پر میاں صاحب براہین احمدیہ حصہ پنجم اُٹھا لائے نظم نکال کر انہوں نے کہا کہ یہ ہے نظم۔ نظم کو دیکھ کر ٹائیٹل پیج پر مصنف کا نام پڑھا لیکن تسلی نہ ہوئی پھر کتاب کے اوراق کو اُلٹ پلٹ کر دیکھا کہ کسی اور کی کتاب پر مرزا صاحب کا ٹائیٹل تو نہیں لگا ہوا۔ لیکن یہ دیکھ کر کہ ہر صفحہ پر ان کا نام ہے تسلی ہو گئی لیکن ساتھ ہی یہ تعجب ہوا کہ مرزا صاحب کو تو علماء جھوٹا سمجھتے ہیں لیکن ان کے کلام میں جو شیرینی اور شیفتگی ہے وہ سوائے اہل اللہ کے کلام کے اور کسی میں نہیں ہو سکتی۔

یہ پہلی کتاب تھی جو میں نے پڑھی اس کے پڑھنے کے بعد وہ تعصب جاتا رہا اور میں نے احمدیہ لٹریچر شوق سے پڑھنا شروع کر دیا۔ میں نے الفضل پڑھنا شروع کیا نیز احمدیت کے متعلق گفتگو سے جو پرہیز تھا اسے چھوڑ دیا میاں عبدالرشید صاحب نے مجھے تبلیغ کرنی شروع کر دی اور کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استخارہ بتایا ہے آپ وہ استخارہ کریں۔ چنانچہ میں نے وہ استخارہ کیا۔

خواب میں دیکھا کہ مسجد نبویؐ کا وقت ہے اور ظہر کی اذان ہو رہی ہے میں مسجد کے قریب کنوئیں کی منڈیر کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا اور حیران ہو رہا تھا کہ صبح کے وقت ظہر کی نماز کیا معنی میرے دیکھتے ہی دیکھتے امام صاحب نے نماز پڑھائی وہ نہ تو مسجد میں تھی اور نہ مسجد کے صحن میں بلکہ صحن کے ساتھ ایک نیچی زمین میں وہاں نماز پڑھائی اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی صبح کی نماز کا وقت تھا مسجد جا کر نماز پڑھی اور واپس آ کر پھر سو گیا سونے پر اسی تسلسل میں دیکھا کہ عصر کا وقت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک پلنگڑی پر اسی مسجد کے حجرے کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں پلنگڑی ساتھ والی اونچی سطح کے پاس زمین پر دو زانو بیٹھا حضور کے بازو دبا رہا ہوں حضور کے کپڑوں پر دھول پڑی ہوئی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ لمبا راستہ طے کر کے آئے ہیں، مجھے حضورؑ نے پیار سے فرمایا کہ عبدالرحیم میں تمہارے لئے بہت دور سے چل کر آیا ہوں اس کے بعد میں نے حضور کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کی اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ مخالفین ہاتھوں

ہیں۔ یہ ڈھنگی خشک ٹہنیاں لئے چلے آ رہے ہیں۔ اس پر حضور اٹھ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں ایسا ہی سپاہی ہوں جیسے کہ پہلے نبی تھے اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے اپنے والد صاحب اور دیگر احباب کو کہہ دیا کہ مجھ پر تو حضرت مرزا صاحب کی صداقت واضح ہو چکی ہے چنانچہ وہ مجھے مولوی سلام بابا امرتسری کے پاس لے گئے انہوں نے فرمایا کہ قرآن جھگڑوں میں نہیں پڑتا اور مولوی خیر شاہ صاحب کا پتہ دیا چنانچہ جب صبح ان کے پاس گئے تو انہوں نے حضرت صاحب کے خلاف کچھ سخت الفاظ استعمال کئے اور کہا کہ میں تمہیں ایک استخارہ بتاتا ہوں وہ کرو میں نے مولوی صاحب کی ہدایت کے مطابق استخارہ کیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ:۔

بہت ہی اندھیری رات ہے اور اندھیرا اس قدر گہرا ہے کہ ہاتھ تک بھی نظر نہیں آتا اس وقت مجھے احساس ہوا کہ یہ لیلۃ القدر ہے اور آج کی رات حضرت سید احمد بریلوی رح نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اس صدی کا چارج دینا ہے اور اس مبارک تقریب میں شامل ہونے کے لئے میں جا رہا ہوں۔ میرے بھائی دین محمد صاحب ایک بہت بڑا گیس جو بجلی کے آنے سے پہلے چوکوں میں لگے ہوتے تھے اٹھائے ہوئے ہیں وہ میرے ساتھ ساتھ چل رہا ہے لیکن اندھیرے کی شدت اس گیس کی روشنی کو زیادہ پھیلنے نہیں دیتی مگر آسمان سے چاندی کی سفید اور پانی کی طرح رقیق ایک نور کی دھار میرے سر پر گر رہی تھی اس میں سے بہت تیز شعاعیں نکل رہی تھیں وہ دھار بڑے زور سے میرے سر پر گرتی اور جب میرا سر تھک جاتا تو میں سر کو آگے جھکا لیتا اور پھر جب گردن تھک جاتی تو سر کو دائیں بائیں کرتا جب پہلو تھک جاتے تو سر کو سیدھا کر کے دھار کو سر پر پڑنے دیتا وہ دھار تمام کی تمام مجھ میں [illegible] ہم آگے جا رہے ہیں [illegible] ایک مکان [illegible] ہمارا ایک [illegible] ہے اس کی آنکھیں بہت چمک رہی تھیں اس کے استفسار پر میں نے حضرت [illegible] تعالیٰ تو اس نے پوچھا کہ کیا رقعہ پر نام لکھا لیا ہے

میں نے کیا جواب دیا اس کے بعد ہم چھت پر چڑھ گئے تھوڑی دیر کے بعد مغرب کی طرف سے گھنٹے بجنے کی آواز آئی اور میں نے کہا اب جلدی چلنا چاہئے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں ساتھ ہی گھنٹی کی آواز آئی جو بہت ہی خوش الحان تھی جس کے متعلق میرا احساس تھا کہ فرشتے گا رہے ہیں اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی میں نے مولوی خیر شاہ صاحب کو جب یہ خواب سنایا تو انہوں نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ ہی تم کو گمراہی کے گڑھے میں گرانا چاہتا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں اس کے بعد میں نے یقین کر لیا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب واقعی اپنے دعویٰ میں سچے ہیں لیکن میں نے بیعت نہیں کی کیونکہ میرے دل میں یہ خیال تھا کہ مرزا صاحب تو فوت ہو چکے ہیں اب پتہ نہیں کہ یہ فیض آگے چلا کہ یا نہیں۔ دوسرے لفظوں میں مجھے یہ کہنا ہے کہ خلافت کے متعلق مجھے علم نہیں تھا کہ یہ حق پر ہے یا نہیں چنانچہ اس کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دھاریوال جہاں کہ میری پیدائش ہوئی تھی وہاں جانے کے ارادہ سے امرتسر اسٹیشن جا رہا ہوں اسٹیشن کے قریب پہنچ کر میں نے ایک حلوائی کی دکان دیکھی جہاں کہ بہت بڑی بڑی ریوڑیاں رکھی ہوئی تھیں اتنی بڑی ریوڑیاں آج تک میری نظر سے نہیں گزریں میں نے حلوائی کو ایک پیسہ دیا اور اس نے مجھے آٹھ ریوڑیاں دیں۔ جب اسٹیشن میں داخل ہونے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جو پھاٹک پر بطور محافظ کے کھڑے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو السلام علیکم یا رسول اللہ عرض کر کے پھاٹک سے گزرنے کی اجازت چاہی حضور نے مسکرا کر سلام کا جواب دیا اور سر کے اشارہ سے مجھے اجازت مرحمت فرمائی چونکہ گاڑی آ چکی تھی اس لئے جلدی جلدی چلنے لگا لیکن ساتھ ہی سوچتا جاتا تھا کہ دھاریوال کیا جانا ہے چلو قادیان چلیں کہ یکدم وہ نظارہ بدل گیا میں نے دیکھا کہ شام کا وقت ہے کہ میں کھڑا ہوا افسوس کر رہا ہوں کہ آج صبح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی لیکن جلدی میں کوئی بات نہیں کی آخر جلدی کا ہے کی تھی آج نہ جاتا تو کل چلا جاتا

تھا خیال آیا کہ وہ آنحضرت صلعم نہ تھے بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تھے۔ جب اس کا فیصلہ نہ کر سکا کہ وہ کون تھے تو میں ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر غور کرنا شروع کر دیا حتّٰی کہ اس حالت میں آنکھ کھل گئی اس وقت بھی اور اس کے بعد بھی عقدہ کو حل کرنے کی کوشش کی لیکن جب حل نہ ہوا تو مولوی سلام بابا امرتسری سے اس کی تعبیر پوچھی لیکن باوجود استفسار کے اس ہستی کا نام نہ بتایا جن کے تعلیم میں حضور کو دیکھا تھا مولوی صاحب نے کہا کہ جس ہستی کی شکل میں آنحضرت کو آپ نے دیکھا ہے ان ہی کے دامن سے وابستگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک آپ کی رسائی کا باعث ہو سکتی ہے میں نے کہا کہ مولوی صاحب اگر علماء اس ہستی کے مخالف ہوں اور ان کو کافر کہتے ہوں تو پھر بھی یہ خواب مجھ پر حجت ہو سکتی ہے تو کہنے لگے کہ اگر سارا جہان بھی ان کا مخالف ہو پھر بھی آپ کا فرض ہے کہ ان کی بیعت کر لیں ان کی بیعت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتے لیکن اس کے بعد بھی میں بیعت کرنے سے تردد کرتا رہا کیونکہ جب میں گھر والوں کی حالت دیکھتا تو بیعت کرنے سے گھبراتا بالآخر ایک خواب کی بناء پر فروری ۱۹۲۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بیعت کر کے میں جماعت احمدیہ میں داخل ہو گیا۔ فالحمد للہ۔

جس وقت گھر والوں کو پتہ چلا کہ میں نے بیعت کر لی ہے تو اس وقت خوب مخالفت ہوئی اور ہر ایک میرا دشمن بن گیا۔ میری اس کیفیت کو دیکھ کر حضرت مولوی عبد الرشید صاحب نے مجھے صلاح دی کہ میں یہاں سے کسی اور جگہ چلا جاؤں چنانچہ میں نے شملہ میں ملازمت کر لی چونکہ وہاں میں اکیلا اور بے دست و پا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ کے دروازے پر کھٹکھٹایا کرتا تھا۔ اسی حالت میں میں نے ایک خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑے [illegible] جلسہ کا انتظام ہو رہا ہے جب سب لوگ آ گئے تو مجھے کہا گیا کہ میں اس جلسہ کا افتتاح کروں میں نے کہا کہ مجھے تو تقریر کرنی نہیں آتی کروں تو کیا کروں۔ چنانچہ میں طوعاً و کرہاً اٹھا اور میرے منہ سے نکلا کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اور اس کے بعد میں نے

تقریر کی کہ خدا تعالیٰ کے مامور کے ساتھ جو تعلق کرنے والے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ غالب رکھتا ہے پھر ۱۹۲۲ء کا واقعہ ہے میں نے یہ خواب لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں تعبیر کے لئے ارسال کی آپ نے فرمایا کہ ایک وقت آئے گا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے غالب ہوں گے اور جن کو آپ نے خواب میں دیکھا ہے اور جن کو آپ مخاطب کرتے ہیں وہ آپ سے مغلوب ہوں گے اور لطف یہ ہے کہ خواب میں جو سامعین تھے وہ زیادہ تر ہمارے گھرانے کے ہی تھے۔

ضمناً میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کا فیض بند ہو گیا بلکہ وہ خلافت کی شکل میں ظاہر ہے اور جاری ہے اور اب خلافت ثالثہ کی شکل میں جاری ہے۔

۱۹۳۸ء کا واقعہ ہے جب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طالب علمی کی حالت میں تھے میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جو اس وقت میاں صاحب کہلاتے تھے تعلیم مکمل کر کے واپس آئے ہیں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میں خواب میں لاہور ہی میں ہوں اور گھر سے اسٹیشن جا رہا ہوں لیکن جب اسٹیشن پر پہنچا تو نقشہ امرتسر ریلوے اسٹیشن کا ہے میں نے دیکھا کہ اسٹیشن پر بہت بھیڑ ہے اور ان میں مسافر کوئی بھی نہیں بلکہ سب میاں صاحب کو ملنے آئے ہیں مگر وہ تمام کے تمام انبیاء ہیں بعض نبیوں کو تو میں پہچانتا ہوں یعنی حضرت ادریس علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام وغیرہ اور بہتوں کو میں نہیں جانتا لیکن پھر بھی یہ یقین ہے کہ وہ سب کے سب انبیاء تھے۔ پھر دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام میرے پیچھے سے جلدی جلدی آ رہے ہیں اور ان کی بائیں بغل میں ایڈریس ہے جو میاں صاحب کو پیش کرنا ہے میں نے انہیں سلام کہا اور انہوں نے جلدی میں سر ہلایا۔ اس وقت میری زبان سے نکلا خدا تعالیٰ میرے محبوب کو سلامت رکھے ہمارا خلیفہ ثالث بھی بڑی شان کا ہے اور پھر میری آنکھ کھل گئی۔

آخر میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے والد محترم کو مرحوم اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہمیں ان کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۴۷۸: میں قمر النساء بیگم بیوہ حکیم عبد الصمد صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۸۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے البتہ میرے پاس ایک جوڑی طلائی ٹاپس ہیں جن کا وزن اندازاً دو گرام ہے مارکیٹ ریٹ کے مطابق ان کی قیمت اس وقت مبلغ /۳۲۰ روپے بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ میرے خاوند مرحوم کی سرکاری سروس کے عوض میں مجھے آندھرا پردیش سرکار کی طرف سے مبلغ /۱۲۹ روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں جو میں ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتی رہوں گی۔ میرے خاوند وفات پاچکے ہیں حق مہر بذمہ خاوند تھا جو میں ان کی زندگی میں معاف کرچکی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد یا آمد نہیں ہے اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد بناؤں گی یا میری ماہوار آمد میں اضافہ ہوگا۔ تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دینے کی پابند رہوں گی میری وفات پر جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ علاوہ اس زیور کے جس کا میں اوپر ذکر کرچکی ہوں ثابت ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے تصور کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمود احمد عارف	قمر النساء بیگم بیوہ حکیم عبد الصمد صاحب	حمید الدین شمس
ناظر بیت المال آمد قادیان	مرحوم ۔۔۔ آباد خالی منقی قادیان ۸۱/۲	انچارج احمدیہ مسلم مشن سکندرآباد

وصیت نمبر ۱۴۴۸۲: میں مجیدہ بیگم زوجہ حکیم الدین مالی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۲ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۱/۲/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں البتہ حق مہر ہے جو مبلغ /۲۵۰ روپے بذمہ خاوند ہے اگر زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دوں گی نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبد اللطیف ملکانہ	مجیدہ بیگم قادیان	قریشی سعید احمد درویش
کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ۸۱/۳/۱۹	۱۹-۲-۸۱	قادیان ۸۱/۲/۱۹

وصیت نمبر ۱۴۴۸۵: میں فرخندہ عصمت زوجہ سید سعید احمد صاحب قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن مرونیا گاؤں ڈاکخانہ مرونیا گاؤں ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۱/۳/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں البتہ منقولہ جائیداد ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

زیور سونا ایک تولہ قیمت اندازاً ۔۔ ۔۔۔ ۱۸۰۰

مہر بذمہ خاوند ۔۔ ۔۔۔ ۲۵۰۰

میں اپنی اس مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں مجھے اپنے خاوند کی طرف سے ماہوار /۲۰ روپے جیب خرچ ملتا ہے میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اس کے بعد بھی اگر کوئی زائد جائیداد منقولہ و غیر منقولہ پیدا کروں یا زائد آمد پیدا کروں گی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی میری وصیت حاوی ہوگی اور میں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گی بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت آج کی تاریخ سے نافذ العمل سمجھی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ظہیر احمد خادم	فرخندہ عصمت	مشتاق احمد خان
انسپکٹر بیت المال	۱۰-۳-۸۱	۱۰-۳-۸۱

وصیت نمبر ۱۴۴۸۸: میں ادریس احمد اسلم ولد یونس احمد اسلم صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۱/۳/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت /۳۲۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری یہ وصیت تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ شد	العبد	گواہ شد
امیر احمد درویش	ادریس احمد اسلم ابن یونس احمد	عنایت اللہ منڈاشی
۱۸-۳-۸۱	صاحب اسلم مرحوم قادیان	۱۸-۳-۸۱ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۴۸۹: میں محمد اقبال ولد مکرم غلام محمد صاحب ڈار قوم ڈار پیشہ تجارت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کاٹھ پورہ ڈاکخانہ یاڑی پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۱/۳/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ /۵۰۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
عبد الرحمن فیاض	محمد اقبال ڈار ولد غلام محمد	ممتاز احمد ہاشمی
کاٹھ پورہ	ڈار کاٹھ پورہ کشمیر	سیکرٹری بہشتی مقبرہ

وصیت نمبر ۱۴۴۹۱: میں آمنہ بیگم زوجہ شیخ محمد احمد صاحب سوداگر قوم پنجابی سوداگر پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن کانپور ڈاکخانہ کانپور ضلع کانپور صوبہ اترپردیش

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ مارچ ۱۹۸۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے جائیداد منقولہ

حسب ذیل ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۰۰۱/- روپے ہے (۲) جمع شدہ رقم مبلغ ۲۰۰۰/- روپے (۳) ٹاپس کانوں کے نصف تولہ مالیتی ۹۰۰/- مذکورہ جائیداد منقولہ مبلغ چار ہزار روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ ہر ماہ مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار آمد بذریعہ خاوند ہوتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر میں اس کے بعد کوئی جائیداد بناؤں یا بوقت وفات میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی وصیت کا اجراء آج بتاریخ ۱۱ر مارچ ۱۹۸۱ء سے ہوگا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شیخ محمد احمد سوہیہ	آمنہ بیگم ۱۱/۳/۸۱	محمد حمید کوثر
کانپور ۱۱/۳/۸۱	زوجہ شیخ محمد احمد صاحب	مبلغ سلسلہ احمدیہ ۱۱/۳/۸۱

وصیت نمبر ۲۶۹۴۴: میں حاجی محمد ظفر عالم خان ولد محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹۸/۱۳۱ پیشن کار روڈ چمن گنج ڈاکخانہ کانپور ضلع کانپور صوبہ اتر پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ر اپریل ۸۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) غیر منقولہ فی الوقت کوئی جائیداد نہیں۔

(۲) منقولہ اس وقت خاکسار ملازمت کر رہا ہے اس سے خاکسار کو ۱۲۰۰ روپیہ ماہوار آمد ہوتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز آئندہ اگر خاکسار کوئی جائیداد بنائے گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہے گا۔ نیز بوقت وفات خاکسار کی کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم اس وصیت کا نفاذ تاریخ وصیت سے ہی شروع ہوگا۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد حمید کوثر مبلغ	محمد ظفر عالم خان ۱۲/۴/۸۱	محمد احمد سوہیہ قائمقام
سلسلہ زیل کانپور	۹۸/۱۳۱ پیشن کار روڈ چمن گنج کانپور	صدر جماعت کانپور ۱۲/۴/۸۱

وصیت نمبر ۲۶۹۴۵: میں حسن پروین زوجہ حاجی محمد ظفر عالم خان صاحب قوم پنجابی سوداگر سرلیجہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹۸/۱۳۱ پیشن کار روڈ چمن گنج ڈاکخانہ کانپور صوبہ اتر پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ر اپریل ۱۹۸۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔

(۲) منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱. حق مہر پانچ ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے	۵۰۰۰
۲. پونے چار تولے کا ایک سیٹ فی تولہ ۱۸۶۶ کے حساب سے	۷۰۰۰
دو تولہ کی کلی سونے کی	۳۷۳۲
لاکٹ۔ انگوٹھی۔ کانوں کے بالے اور جھمکے (دو تولے وزن)	۳۷۳۲
دو ٹاپس کی جوڑی انگوٹھی ایک تولہ	۱۸۶۶
ایک انگوٹھی آدھ تولہ	۹۳۳
چھ آنہ بھری سونے کی لاکٹ	۶۹۹
دو ہزار روپیہ نقد موجود ہیں	۲۰۰۰
میزان	۲۴۹۶۲

مذکورہ بالا منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اس کے بعد خاکسار کی کوئی جائیداد بوقت وفات ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

وصیت کا اجراء آج سے ہوگا اگر زندگی میں کوئی جائیداد بناؤں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد حمید کوثر	حسن پروین	محمد ظفر عالم خان
مبلغ سلسلہ احمدیہ زیل کانپور	زوجہ محمد ظفر عالم خان ۲۳/۴/۸۱	

خاکسار حق مہر مبلغ ۵۰۰۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔ خاکسار

محمد ظفر عالم خان خاوند موصیہ

۹۸/۱۳۱ پیشن کار روڈ چمن گنج کانپور ۲۳/۴/۸۱

رمضان المبارک — دعاؤں کا مہینہ

اس مبارک رات کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ (بخاری)

جو شخص اس مبارک اور قدر والی رات کو حسن نیت اور خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے ثواب کے حصول کی خاطر اور اس کی رحمت کی امید کرتے ہوئے عبادت ذکر الٰہی دعاؤں اور تلاوت قرآن کریم میں گزارتا ہے اس کے سارے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقع پہ احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"ان ایام میں خصوصیت سے دعائیں کرو اور صرف اپنے نفس کو ہی مدنظر نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ اسلام اور سلسلہ کی ترقی، اسلام اور سلسلہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں ہم اس وقت ایک جنگ میں ہیں اور جنگ کے موقع پر شخصی ضرورتوں کو قومی ضرورتوں پر قربان کر دیا جاتا ہے جس طرح جنگ کے موقع پر نہیں دیکھا جاتا کہ کس کا اکلوتا بیٹا ہے یا دس بیٹے بلکہ قوم کی خاطر قربانی کا سوال ہوتا ہے اسی طرح آج اسلام کی غربت کا سوال ہے اسلام کی خدمت کی ضرورت ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ر مارچ ۱۹۲۸ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے آمین۔

اخبار قادیان

رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں ہر دو مرکزی مساجد میں درس قرآن اور درس حدیث کا سلسلہ جاری ہے چنانچہ بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں پہلے پانچ روز مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی اور مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کے درس کے بعد چار یوم مکرم مولانا سید صباح الدین صاحب نے درس دیا اور اب دوبارہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی یہ سعادت حاصل کر رہے ہیں اسی طرح بعد نماز فجر مسجد مبارک میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد اور اسی وقت مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی درس حدیث دے رہے ہیں نیز بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں عزیز حافظ مظہر احمد صاحب طاہر اور تہجد کے وقت مسجد مبارک میں مکرم حافظ اسلام الدین صاحب نماز تراویح پڑھا رہے ہیں۔

گزشتہ اشاعت میں انہی کالموں کے تحت مختلف امتحانات کے نتائج دیئے گئے تھے مگر سہو کتابت سے بی اے سیکنڈ ایئر کا نتیجہ شائع ہونے سے رہ گیا اور بی اے فرسٹ ایئر کا نتیجہ غلط شائع ہو گیا۔ ہر دو امتحانات میں شامل ہونے والوں کی نتیجہ تفصیل یوں ہے:

بی اے سیکنڈ ایئر: اس امتحان میں تین طالبات شامل ہوئیں اور تینوں کامیاب ہو گئیں ——— بی اے فرسٹ ایئر: اس امتحان میں نو طالبات شامل ہوئیں اور سب ہی کامیاب ہو گئیں۔ عزیزہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب [illegible] فرسٹ ڈویژن [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] مبارک [illegible]

بامحاورہ اردو ترجمۂ قرآن کی ضبطی — بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کا تبحر علمی، آپ کی وسعت نظر، آپ کی غیر معمولی فراست، آپ کا حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔ اور مجھے افسوس ہے کہ میں کیوں اس وقت تک اس سے بے خبر رہا۔ کاش میں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔ کل سورہ ھود کی تفسیر میں حضرت لوط پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا۔ اور بے اختیار یہ خط لکھنے پر مجبور ہو گیا۔"

مندرجہ بالا حوالہ جات کسی مزید وضاحت کے چنداں محتاج نہیں۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے بامحاورہ ترجمۂ قرآن کی ضبطی کا حکم صادر کیا گیا ہے وہ تفسیر قرآن اور خدمت قرآن کے سلسلہ میں اپنی زندگی میں ہی دنیا کے ایک حصے سے اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اس مقدس ہستی کی وفات کے سولہ سال بعد ایسا اقدام صرف اور صرف کسی موہوم دلآزاری کے غلط تاثر ہی کے تحت کیا گیا ہے جس کا کوئی قانونی یا آئینی اعتبار سے کوئی جواز نہیں۔

اللہ تعالیٰ ایسے فیصلے کرنے والوں کو عقل و فہم عطا کرے تا کہ وہ تعصب کی پٹی کو اپنی آنکھوں سے ہٹا کر حقیقت حال کا جائزہ لے کر صحیح فیصلہ کیا کریں۔ تاکہ ان کے ایسے اقدامات سے دنیا بھر کے احمدی مسلمانوں کے جذبات مجروح نہ ہوا کریں۔

جاوید اقبال اختر

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر تمام مسلمان مردوں۔ عورتوں۔ بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں بلکہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی ہے۔ جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست کو ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر شخص کے لئے ایک صاع عربی پیمانہ مقرر کی ہے۔ جو کہ پونے تین سیر کے قریب ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اعلیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔ چونکہ آجکل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی رقم ادا کر سکتی ہیں۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید سے قبل ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ بیواؤں اور یتیموں کو اس رقم سے طعام اور لباس کے لئے بروقت امداد کی جا سکے۔ قادیان کے اردگرد غلہ کی اوسط قیمت کے مطابق ایک صاع کی قیمت ۔/50 - ۷ روپیہ بنتی ہے یہاں کے لئے فطرانہ کی پوری شرح ۔/۵۰ - ۷ روپیہ ہے۔ ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں جہاں پنجاب کی نسبت غلہ مہنگا ہے احباب جماعت اپنے علاقہ کے حالات کے مطابق غلہ کی قیمت کی نسبت سے فطرانہ کی شرح مقرر کر لیں۔ اور وصول شدہ رقوم مرکز میں ارسال فرما کر ممنون فرمادیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

قدیمی — اولین — شہرہ آفاق
نظام چورن
(درد اور پیٹ کی خرابی کے لئے)
فی شیشی ۔/۶ روپے
حکیم انوار احمد جان پوسٹ بکس ۲۲۲
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹۷

قدیمی — اولین — شہرہ آفاق
نظام منجن
(دانتوں کی مضبوطی کے لئے)
فی شیشی ۔/۲ روپے
حکیم انوار احمد جان پوسٹ بکس ۲۲۲
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹۷

رحیم کاٹیج انڈسٹری
رگزین۔ چمڑے ۔ جینس اور ولویٹ سے تیار کردہ
بہترین، پائیدار اور معیاری
سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ
ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ وغیرہ
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 400008.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS.
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 75560.
آٹو ونگس

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,
PHONES. 52325/ 52686 P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر، سول اور ریگزین کے سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۲۲۴ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"
(ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود)
غلام محمد اینڈ سنز
باری پورہ۔ کشمیر
۱۹۲۲۴۲
ریڈیو۔ ٹی وی۔ بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس۔
ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ

ھوالشافی
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کے لئے
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان پوسٹ بکس ۲۲۲ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹۷
حکیم نظام جان، مکان نمبر ۱۵/۳ نزد کنڈرگارٹن سکول۔ ربوہ

رمضان المبارک میں
صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگی میں رمضان المبارک آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ ہمارے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ آمین۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل، بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو یا ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے۔ تا اُن کے روزے مقبول ہوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے نیک عمل میں رہ گئی ہو وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔ پس ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ اُن کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں۔ آمین ۔

مجالس خدام الاحمدیہ اخبار "بدر" کی مستقل خریدار بنیں

ہفت روزہ بدر قادیان آپ کا واحد مرکزی ترجمان ہے۔ جس میں آپ کے لئے

- حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ ترین رُوح پرور ارشادات
- جماعت کے اہلِ قلم حضرات کی بیش قیمت علمی و تحقیقی نگارشات ۔۔۔۔ اور
- بین الاقوامی سطح پر جماعت کی کامیاب تبلیغی، تربیتی، تعلیمی اور دیگر مساعی پر مشتمل خوشکن کارگزاریوں کے علاوہ تنظیمی اعتبار سے بھی بہت سا مفید اور کار آمد مواد موجود ہوتا ہے ۔۔۔ مثلاً :۔
- "بدر" کے ذریعہ آپ مرکزی تنظیم کی اہم تحریکات اور ہدایات سے متعلق بروقت راہ نمائی حاصل کر سکتے ہیں۔
- آپ کی مخلصانہ مساعی کی کارگزاریاں "بدر" میں شائع ہو کر نہ صرف آپ کی حوصلہ افزائی کا موجب بنتی ہیں بلکہ ۔۔۔ الدّال علی الخیر کفاعلہ کے ارشاد کے مطابق یہ رپورٹیں دیگر مجالس کو بھی بیدار کرنے کا موجب بن کر نیکی کا رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔ اندریں صورت آپ کا جماعتی فرض ہے کہ :۔

(الف) آپ کی مجلس بدر کے کم از کم ایک پرچہ کی مستقل خریدار بنے۔ (ب) جو خدام ذاتی طور سے بدر کی خریداری کی توفیق رکھتے ہوں انہیں مناسب رنگ میں بدر کی سالانہ خریداری کی تحریک کریں۔ (ج) اپنی اہم مجلسی مساعی کی مختصر رپورٹیں بدر میں اشاعت کی غرض سے بروقت شعبۂ اشاعت کو بھجوانے کی کوشش کریں۔ (د) خدام کو ضروریاتِ حقّہ کے ماتحت اہم دینی و علمی عنوانات پر مضامین تحریر کرنے کی جانب توجہ دلائی جائے۔ تاکہ وہ حضرت سلطان القلم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج ظفر موج کے بہترین سپاہی بن کر میدانِ علم میں اپنی خداداد علمی صلاحیتوں کے جوہر دکھا سکیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مجالس کو اپنی ان قومی اور جماعتی ذمہ داریوں سے کما حقّہ طریق پر عُہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۔

مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان !

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں اور قادیان و ربوہ کے رُوحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ احباب اس رُوحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا تیسرا سالانہ اجتماع

بتاریخ ۲۹ و ۳۰ راگست بمقام رشی نگر

مجالس خدام الاحمدیہ صُوبہ کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تمام قائدین مجالس نے ناصر آباد میٹنگ میں بالاتفاق ۲۹ و ۳۰ راگست ۱۹۸۱ء کو تیسرا صوبائی اجتماع منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لہذا تمام مجالس زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی سعی کریں۔ بیرون ریاست سے بھی خدام الاحمدیہ کے ممبران کو دعوتِ شرکت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو کامیاب کرے۔ آمین ۔

خاکسار :۔ غلام نبی نیاز خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ سرینگر۔

پندرھویں احمدیہ سالانہ کانفرنس اُتر پردیش

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال "پندرھویں احمدیہ سالانہ کانفرنس اُتر پردیش" ۱۷-۱۸ اخاء (اکتوبر ۱۹۸۱ء) کو انشاء اللہ تعالیٰ بنارس میں منعقد ہوگی۔ صدر مجلس استقبالیہ مکرم عبد السلام صاحب ایم اے ریٹائرڈ پرنسپل ۔۔۔ اور جنرل سیکرٹری مکرم عبد الستار صاحب مقرر ہوئے ہیں۔ براہِ مہربانی اس سلسلہ میں ضروری خط و کتابت اور ترسیل چندہ کانفرنس مندرجہ ذیل پتہ پر کیا جائے۔ نیز کانفرنس کی کامیابی کے لئے بزرگانِ سلسلہ و احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے۔

المعلن :۔ خاکسار عبد الحق فضل مبلغ انچارج اُتر پردیش۔

پتہ :۔ MR. ABDUS SALAM; M.A. RETD. PRINCIPAL.
17/178 E NADESAR
VARANASI (CANTT) PIN. 221002

درخواستِ دُعا

میری بیٹی عزیزہ امۃ الکریم کوکب سلمہا اللہ تعالیٰ کی نند محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ سلمہا بنت محترم رفیع الزمان خان صاحب کا انگلستان میں ایک نازک اپریشن ہونے والا ہے جس کی وجہ سے بہت فکر مندی ہے۔ احباب جماعت خصوصیت سے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ آپریشن ہر طرح کامیاب کرے اور اس کے بد اثرات سے محفوظ رکھے۔ آمین ۔

خاکسار :۔ مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان